مسجد کے صحن پر چھت ڈال کر مدرسہ بنانا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا مسجد کے صحن پر چھت ڈال کر مدرسہ بنا سکتے ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجد کا صحن مسجد ہی کا حصہ ہوتا ہے اور جو جگہ مسجد ہو چکی، وہ زمین سے آسمان تک مسجد ہے، اور اب اس جگہ پر یا اس کی چھت پر مدرسہ نہیں بنایا جاسکتا کہ یہ وقف میں تبدیلی ہے جو کہ جائز نہیں۔ در مختار میں ہے "(و) کرہ تحریما (الوطء فوقه، والبول والتغوط) لانه مسجد الى عنان السماء" ترجمہ: مسجد کی چھت پر جماع کرنا، پیشاب اور پاخانہ کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ وہ آسمان دنیا تک مسجد ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد 1، صفحہ 656، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

درِ مختار میں ہے "لو بنى فوقه بيتا للامام لا يضر لانه من المصالح، أما لو تمت المسجدية ثم أراد البناء منع ولو قال عنيت ذلك لم يصدق. تاترخانية- فإذا كان هذا في الواقف فكيف بغيره فيجب هدمه ولو على جدار المسجد" ترجمہ: اگر مسجد کے اوپر امام کے لیے گھر بنایا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ مصالح مسجد میں سے ہے، بہرحال اگر مسجدیت مکمل ہونے کے بعد تعمیر کا ارادہ کیا تو اسے منع کیا جائے گا اگرچہ وہ کہے کہ میری پہلے سے اس کی نیت تھی، اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی، اسی طرح تاترخانیہ میں ہے۔ پس جب واقف کے بارے میں یہ حکم ہے تو غیر واقف کو کیسے اجازت ہوگی؟ پس اس کو گرانا واجب ہوگا اگرچہ وہ مسجد کی دیوار پر ہو۔ (الدر المختار، صفحہ 371، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "صحنِ مسجد جزوِ مسجد ہے كما نص عليه في الحلية (جیسا کہ حلیہ میں اس پر تصریح ہے۔) اُس میں نماز مسجد ہی میں نماز ہے۔۔۔ صحن کسی حکم میں مسجد سے جدا نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 73، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاویٰ رضویہ میں ہے "ایک وقف جس غرض کے لئے وقف کیا گیا اسی پر رکھا جائے اس میں تو تغیر نہ ہو مگر ہیئت بدل دی جائے مثلاً دکان کو رباط کردیں یا رباط کو دکان، یہ حرام ہے۔ عالمگیری میں ہے: لا يجوز تغيير الوقف عن هيئته

(وقف جائداد کی ہیئت کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا) ۔ نہ کہ سرے سے سے موقوف علیہ بدل دیا جائے ، متعلق مسجد کو مدرسہ میں شامل کر لیا جائے یہ حرام ہے اور سخت حرام ہے ۔ " (فتاویٰ رضویہ ، جلد 16 ، صفحہ 231-232 ، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور)

"وقف کے شرعی مسائل " نامی کتاب میں ہے " جس نے مسجد کے لیے زمین وقف کی ، اگر اس نے زمین کو مسجد کر دینے سے پہلے اوپر مدرسہ بنا دیا ، تو جائز ہے ، یونہی اوپر مسجد کر دینے سے پہلے نیچے مدرسہ بنا دیا ، تو جائز ہے ، لیکن اگر اوپر یا نیچے پہلے مسجد بنا دی اور بعد میں مدرسہ کی نیت کی ، تو جائز نہیں ۔ " (وقف کے شرعی مسائل ، صفحہ 176 ، مطبوعہ مکتبہ اہلسنت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-3983

تاریخ اجراء : 07 محرم الحرام 1447ھ / 03 جولائی 2025ء